سلسلہ خطبات جمعہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب

ضبط و ترتیب : حافظ محمد سلمان الحق انوار حقانی

مدرس دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

اسلام میں ادائیگیٔ حقوق و فرائض کا نظام

نحمده ونصلي على رسوله الكريم اما بعد فعن انسؓ قال قال رسول الله ﷺ والذي نفسي بيده لا يؤمن عبد حتى يحب لاخيه مايحب لنفسه (بخاری ومسلم)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کوئی بندہ اس وقت تک کامل مومن نہیں بن سکتا جب تک کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کیلئے وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

وعن عائشه و ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال مازال جبرائيل يوصيني بالجار حتى ظننت انه سيورثه (بخاری ومسلم)

ترجمہ: ''حضرت عائشہؓ اور حضرت ابن عمرؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت جبرائیلؑ مجھ کو ہمیشہ ہمسایہ کے حق کا خیال رکھنے کا حکم دیا کرتے تھے' یہاں تک کہ مجھے خیال ہوا کہ حضرت جبرائیل عنقریب پڑوسیوں کو ایک دوسرے کا وارث قرار دیں گے۔''

عظیم تاریخی انقلاب:

معزز حضرات۔ ذکر کردہ دونوں احادیث کے بیان کی روشنی میں انسانی حقوق و عظمت' اور ختم الرسل ﷺ' صحابہ و بزرگان دین کے انسانیت کے ساتھ جو معاملات پیش ہوتے رہے مسلمانوں کو ان پر عمل کرنے اور نام ونہاد دعویداروں کی آنکھیں کھولنے کے لئے ذکر ہو رہا ہے۔ امام الانبیاء کی بلند ترین نبوی تعلیمات' شرافت پر مبنی اصول و اخلاق اور عجیب و غریب انفرادی و اجتماعی عمل کی نمائندگی' فرد اور جماعتوں کے ساتھ معاملات' قوموں اور حکومتوں' غرباء و امیروں کے ساتھ سلوک نے' تاریخ میں ایسا انقلاب برپا کر دیا جس کی بدولت معاشرہ میں ایسے لوگ جنہوں نے کبھی یہ تصور بھی نہ کیا تھا کہ ہمارے بھی کوئی حقوق ہیں۔ اپنے آپ کو حیوانات سے بھی بدتر مقہور و مغلوب سمجھتے تھے ان میں بھی سر اٹھانے اور اپنے آپ کو انسانوں کے زمرہ میں شمار کرنے کی جرأت و ہمت پیدا ہوئی۔ انسان تو بھلا انسان اور پھر

اشرف المخلوقات ہے وہ ذات اقدس ﷺ جیسے کہ پہلے بھی ایک خطبہ کے دوران عرض کیا تھا' حیوانات کے حقوق کی ادائیگی کی بھی مسلسل زور دیتے رہے۔

بندھا ہوا اونٹ بھی آخرت میں معاملہ اٹھائے گا:

حسن بصریؒ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کا گزر ایک صبح کسی اونٹ پر ہوا جس کے پاؤں پر عقال ڈال کر بندھا ہوا تھا۔ نبی حاجت کے پورا ہونے کے بعد جب اسی راستہ سے واپس آرہے تھے تو اونٹ بدستور اسی حالت میں بندھا ہوا موجود تھا۔ آپ ﷺ نے اس کے مالک سے اونٹ کو گھاس وغیرہ دینے کے بارے میں پوچھا اس نے نفی میں جواب دیا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ جانور قیامت کے روز اللہ کے حضور تیرے ساتھ یہ معاملے اٹھائے گا کہ اس نے مجھے باندھ کر چارہ نہ دیا۔

مظلوم کو دن میں ستر مرتبہ معافی دی جاسکتی ہے:

یہی پیغام وتعلیم ا،غلاموں کے بارہ میں جن کو اپنے آقا اور مالک جانوروں سے بھی بدتر صنف سمجھ کر ان کا کوئی حق تسلیم کرنے پر آمادہ نہ تھے۔ سختی سے دیکر ان کو بے پناہ حقوق عطا فرمائے۔ حضور ﷺ سے ایک صحابی پوچھ رہے تھے۔ یارسول اللہ ﷺ اپنے غلام ونوکر کو اس کی لغزش پر دن رات میں کتنی دفعہ معافی دی جاسکتی ہے فرمایا: روزانہ ستر مرتبہ۔ اسکا یہ مطلب نہیں کہ ستر بار سے زیادہ معافی نہ دیں بلکہ عربوں کے ہاں ستر کا لفظ غیر محدود اور لامتناہی کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

مرض الوفات میں ادائیگی حقوق کی تاکید:

جب آپ ﷺ دنیا سے تشریف لے جارہے تھے اور نزع کی کیفیت طاری تھی تو ایسی حالت میں حقوق کی ادائیگی کی تاکید فرمارہے تھے:

وعن ام سلمه عن النبی ﷺ انه كان يقول فی مرضه الصلوة وما ملكت ايمانكم (رواه البيهقی فی شعب الايمان)

ترجمہ: ''اور حضرت ام سلمہ نبی کریم ﷺ سے روایت کررہی ہیں کہ آپؐ اپنے مرض وفات میں فرمایا کرتے تھے کہ نماز پر سختی سے قائم رہو اور جو لوگ تمہاری ملکیت (یعنی قبضہ قدرت) میں ہیں۔ (غلام لونڈی' نوکر' خادم) ان کے حقوق ادا کرو۔''

عقیدۂ وحدت ربانی ورسالۃ سیدالانبیاءؑ کے بعد دین کے باقی چار ستونوں میں سب سے مقدم اور اہم حقوق اللہ میں نماز ہے۔ اس پر سختی اور مضبوطی کی نصیحت ووصیت فرمائی۔ حقوق العباد میں اور مخلوقات کے نسبت زیادہ قرب' تعلق اور واسطہ اپنے مملوک اور زیردست لوگوں سے ہوتا ہے تو ان کے حقوق کی ادائیگی پر زور فرمایا۔

بداخلاق جنت میں داخل نہ ہوگا: بلکہ ایک موقع پر یہاں تک فرمایا کہ: وعن ابی بکر الصدیق عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لایدخل الجنة سیئی الملکة (رواہ الترمذی)

ترجمہ: حضرت ابوبکر صدیقؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کررہے ہیں کہ آپ نے فرمایا (اپنے) مملوک کے ساتھ بدسلوکی کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔"

گویا اپنے ماتحتوں کے ساتھ نیک سلوک اوران کے حقوق کی ادائیگی کو جنت میں داخلہ کی شرط قرار دے کر قیامت تک پیدا ہونے والے انسانیت کو پیغام دیا کہ قبضۂ قدرت میں جولوگ ہیں ان کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی اوران کوذلیل وخوار سمجھ کران کی تذلیل کرنا جہنم کے اندھے کنویں میں اپنے آپ کو پہنچانے کے مترادف ہے اوراشارہ اسی طرف ہے کہ مالک ومملوک اور مستاجر و اجیر کے درمیان تعلقات اور معاملات بھائیوں کی طرح ہوں، مفلسی اورناداری تو اللہ کی طرف سے ہے دنیا میں نہ افلاس دائمی ہے اورنہ مالداری، اگر مفلسی وفقراور ذلت وخواری کو ہمیشہ ہمیشہ ساتھ رہنا ہے تو وہ جہنم کی صورت میں ہے۔رب العزت ہم اور آپ سب کواس ذلت واذیت سے محفوظ رکھے۔

اسلام کے فطری وآفاقی اصولوں سے آگاہی:

اسلام میں کمزور ومجبور کی حق تلفی کرنے والوں کے لئے دینوی واخروی جوسزائیں مقرر کی گئی ہیں کیاانسانی حقوق کاصرف راگ الاپنے والے اپنے عمل، عقائد ونظریات میں اس کی کوئی مثال پیش کرسکتے ہیں؟ یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ مسلمانوں نے انسانیت کی فلاح واصلاح، اور تہذیب وتمدن کی تعمیرورہنمائی میں امت اسلامیہ کے تاریخی کردار کو پس پشت ڈال کر بھلادیا۔اوراسلام کے دشمنوں نے اس دین متین کی خوبیوں کواپنالیا۔یہی وجہ ہے کہ اسلامی پیغام اور تعلیمات سے ناواقف لوگ بہت سی اخلاقی اصلاحات کوغیرمسلم اقوام کا طرز وعادت سمجھتے ہیں۔کاش ہم اسلام کے فطری اورآفاقی نظام واصول سے آگاہی حاصل کرتے، تو کسی دوسرے فرد کی حق تلفی کی نوبت ہی نہ آتی۔

گھروں میں بغیراجازت کے داخلہ:

مثلاً اسلام کاواضح حکم ہے کہ کسی کے گھر، کمرہ وتخلیہ میں بغیراجازت کے داخل نہ ہوں بغیراجازت کسی کے پاس آنے سے کئی لوگوں کوتکلیف ہوتی ہے۔

ارشادربانی ہے: یاایھا الذین آمنوا لاتدخلوا بیوتاً غیربیوتکم حتی تستأنسوا وتسلموا علی اھلھا (سورۃ نور آیت ۲۷)

ترجمہ: "اے ایمان والو تم اپنے گھروں کے علاوہ دوسروں کے گھروں میں داخل مت ہو جب تک اجازت اوراس گھر کے رہنے والوں پرسلام نہ کرلو۔"

کسی کے تنہائی میں بغیراس کے پوچھے داخل ہونے کے نقصانات اوراجازت سے داخل ہونے کے اسرار

فوائد کو جان کر دنیاوی لحاظ سے ترقی یافتہ اقوام نے اس پر سختی سے عمل شروع کر دیا۔ مسلمان اس عمل کو ان لوگوں کے خصوصیات میں شمار کر کے کئی لوگوں کو یہ تک معلوم نہیں کہ یہ قرآنی حکم ہے جس کے مخاطب ہم ہیں جبکہ ہمارا پہیہ شریعت کے احکامات سے الٹا چلتا ہے۔ ہم کسی کے مکان میں داخلہ کے لئے اجازت طلب کرنے کو اپنی توہین اور اجنبیت سے تعبیر کرتے ہیں۔ صرف یہ اجازت والا مسئلہ نہیں کئی ایسے اعمال اور اخلاق حسنہ ہیں جن کو ہم نے چھوڑ دیا ہے دوسری اقوام ان پر عمل کر رہے ہیں۔

باہمی حقوق وفرائض:

یہ بات یاد رہے کہ اسلام نے انسانی تہذیب وتمدن اور معاشرہ میں جو حقوق لازم کئے وہ یکطرفہ نہیں بلکہ ایک شخص پر جب دوسرے کے حقوق کی رعایت وایفاء کا حکم دیا گیا تو دوسرے فرد پر یہ ضروری قرار دیا گیا کہ جو اس کے حقوق کی ادائیگی کا خیال رکھ رہا' یہ بھی اس کے حقوق کی ادائیگی کما حقہ کرے گا۔ جیسے بیوی پر خاوند کے حقوق ہیں تو خاوند پر بھی لازم ہے کہ وہ بیوی کے حقوق پامال کر کے ظلم وزیادتی کا مرتکب نہ ہو۔ جہاں اسلام نے مالک پر لازم قرار دیا ہے کہ اپنے غلام اور خادموں کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے۔ ان کو کھانے کی وہ مقدار جو ان کو ضرورت ہو کلی یا جزوی طور پر نہ روکیں نیز اپنے خادم وماتحت کے ساتھ کھانا کھانے' اٹھنے بیٹھنے کو باعث عار نہ سمجھیں' وہاں خادم وزیردست طبقہ پر بھی اپنے مالکوں کے حقوق کی ادائیگی پر زور دیا گیا۔

ماتحت پر بہتان کی سزا:

رحمۃ دو عالم ﷺ نے غلام کو اذیت کے لئے اس پر بہتان لگانے اور اسے بلا کسی وجہ مارنے سے منع فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: عن ابی ھریرۃ قال سمعت ابا القاسمؐ یقول من قذف مملوکه وھو بریٔ مما قال جلد یوم القیامة الاان یکون کما قال (رواہ بخاری ومسلم)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرۃ سے روایت ہے کہ میں نے ابو القاسمؐ (یعنی حضورؐ) سے سنا فرمایا کرتے تھے جو شخص اپنے ماتحت پر زنا کی تہمت لگائے جبکہ حقیقتاً وہ اس جرم سے پاک ہو جو اس پر الزام لگایا گیا تو قیامت کے دن اس مالک کو کوڑے مارے جائیں گے البتہ اگر وہ ماتحت حقیقت میں ایسا ہو جیسے مالک نے کہا ہو (تو پھر مالک اس سزا کا حقدار نہ ہوگا)

غلام کو بے جا سزا دینے کا کفارہ:

اسی طرح زیر کنٹرول اشخاص کے حقوق کی دفاع کرتے ہوئے بلا کسی شرعی مجبوری کے اپنے غلام کو مارنے تھپڑ لگانے پر اس کو آزاد کرنے کی تلقین فرمائی:

عن ابن عمرؓ قال سمعت رسول اللهؐ یقول من ضرب غلاما له' حدا لم یأته اولطمه فان کفارته' ان یعتقه (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے فرماتے ہوئے سنا کہ جو اپنے غلام کو ایسی سزا دے جس نے کسی جرم کا ارتکاب نہیں کیا (تو مالک نے بلاوجہ جو جرم کیا) اس کا کفارہ یہ کہ اس غلام کو آزاد کردے۔

ماتحتوں کو اپنے بڑوں کے حقوق کی ادائیگی کی تاکید:

اس سے آپ اندازہ لگائیں کہ اسلام میں کمزور بے بس طبقہ کے حقوق اور عزت نفس کا کتنا خیال رکھا گیا ہے تو جہاں ماتحت بھی اپنے مالکوں کے حقوق کی ادائیگی کی بجائے ان سے راہ فرار اختیار کرکے اپنے حدود و قیودات سے تجاوز کریں ان کے روکنے کیلئے سخت وعید کا ذکر فرمایا۔ ارشاد نبوی ہے

وعن جرير قال قال رسول الله اذا ابق العبد لم تقبل له' صلاة وفي روايته عنه قال ايما عبد ابق فقد برئت منه الذمة وفي روايته عبد ابق فقد برئت منه الذمة وفي رواية عنه قال ايما عبد ابق عن مواليه فقد كفر حتى يرجع اليهم (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت جریر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب غلام بھاگ جاتا ہے تو اس کی کوئی نماز قبول نہیں ہوتی۔ ایک روایت میں حضرت جریرؓ سے یہ الفاظ منقول ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو غلام بھاگ گیا تو اس سے ذمہ ختم ہوگیا (یعنی جب مرتد ہوکر دارالکفر چلا گیا تو اس کے اور اسلام کے درمیان اس کے جان و مال کی حفاظت اور ذمہ داری کا جو معاہدہ تھا اب باقی نہ رہا) ایک دوسری روایت میں حضرت جریرؓ سے یہ مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو غلام اپنے مالکوں کے ہاں سے فرار ہوا وہ کافر ہوگیا۔ جب تک اس کے پاس واپس نہ آئے۔ اسلام جو کہ عدل و انصاف پر مبنی، افراط و تفریط سے پاک تا قیامت قائم و دوائم رہنے والا ایسا عالمگیر مذہب ہے کہ اس میں اگر ایک طاقتور مسلمان کو تاکید کی گئی کہ اپنے سے کمزور اور زیر کفالت فرد کے ساتھ ظلم و تعدی کے بجائے حسن سلوک کا برتاؤ کیا جائے تو اس حدیث کے سننے سے آپ کو معلوم ہوا ہوگا کہ ماتحت پر بھی اپنے کفیل اور مجازی مالک کے حقوق کی ادائیگی لازمی ہے، اگر شریعت کی طرف سے عائد کئے گئے ذمہ داریوں سے جان چھڑانے کی کوشش کرے گا تو اسلام کے اہم رکن نماز جیسے فرض کے ثواب سے محروم ہونا پڑے گا۔

مالک و مزدور کے درمیان تعلقات کا معیار:

تعلیمات نبوی ﷺ نے مالک و مزدور کے درمیان تعلقات و معاملات کو بہتر انداز میں چلانے کے لئے جو اعلیٰ ترین اصول و قواعد ذکر فرمائے اگر آج امت مسلمہ ان پر عمل کرتی تو پوری مسلم امہ جس پستی، معاشی ناہمواری طبقاتی کشمکش کا شکار ہے یہ صورتحال نہ ہوتی۔ اپنے ہی ملک کو لیجئے افرادی قوت، معدنیات کے ذخائر، خام مال کی فراوانی، زمین کی زرخیزی، مال و دولت کی کثرت غرض اللہ کی تمام نعمتیں حاصل ہیں۔ اس کے باوجود ہمارے ملک کا اقتصادی، معاشی اور صنعتی ترقی کا گراف روبزوال ہے۔ ہزاروں صنعتی یونٹ بند پڑے ہیں۔ دنیا کے نقشے پر پاکستان کے

بعد نمودار ہونے والے کئی ملک صنعتی ترقی کی بدولت آج ترقی یافتہ ملکوں کے صف اول میں موجود ہیں۔ جبکہ ہم پیچھے کی طرف جارہے ہیں۔ جس کی کئی وجوہات واسباب ہیں۔

<u>ملکی انحطاط وتنزل کی اصل وجہ:</u> جن میں سب سے بڑی وجہ اسلام کے عادلانہ نظام میں مالک ومزدور کے خوشگوار ماحول کے لئے جو اصول ہیں ان کو بھی اپنانے کی ہم نے کوشش ہی نہیں کی۔ فیکٹری کا مالک عزم کر بیٹھا ہے کہ مزدور سے زیادہ سے زیادہ کام لے کر جو کچھ کمائی ہو وہ صرف میری جیب میں جائے' وہ اس حق کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں کہ مزدور اپنا خون پسینہ ایک کر کے جو حاصل کررہا ہے اس میں اس کا بھی کچھ حق ہے۔ مزدور کے دل میں ہے کہ کام کم کروں' تنخواہ وغیرہ زیادہ لوں۔ اگر بس چلے تو ان سرمایہ داروں کو ختم کر کے ان کی املاک وکارخانہ پر قبضہ کرلوں۔ دونوں طبقے ایک دوسرے کے تاک میں ہیں۔ اگر کام کرنے والے غالب آئیں تو مالک کو ختم کردیں گے۔ اور اگر سرمایہ دار غالب آیا تو مزدوروں کا دانہ پانی بند کردیں۔ اس کھینچا تانی میں ملک کے اکثر صنعتی یونٹ بند ہو کر ملک اقتصادی انحطاط پسماندگی کے دلدل میں پھنستا جارہا ہے۔

<u>ہر محکمہ میں خیانت وبدیانتی عروج پر ہے:</u>

یہ ایک دوسرے کی حق تلفی' خیانت اور استحصالی سلسلہ صرف اجر واجیر تک محدود نہیں بلکہ ہر محکمہ' شعبہ زندگی حتی کہ ملازمین ان امراض کا شکار ہیں۔ اس سے کسی کو مستثنیٰ کرنے کی صورت کم از کم مجھے تو نظر نہیں آتی۔ ہر دفتر ومحکمہ کا بڑا انچارج اس انتظار میں ہے کہ میں افسر کی حیثیت سے اپنے فرائض وحقوق کی ادائیگی سے جان بچا کر زیادہ سے زیادہ کام کا بوجھ اپنے ماتحتوں کے سر ڈال دوں' ماتحت کام چوری اور ڈیوٹی کے وقت غیر حاضری کی عادت اپنا کر بغیر مزدوری تنخواہ اور اجرت لینا چاہتا ہے' یہ عادت صرف حقوق انسانی کے زمرہ میں نہیں آتی بلکہ بہت عظیم بددیانتی اور خیانت کا ارتکاب بھی بڑی ڈھٹائی سے ہورہا ہے کسی کو احساس تک نہیں کہ ملک وقوم کے نقصان کے ساتھ ساتھ اپنے ساتھ عنداللہ کتنا ظلم کررہا ہے۔ یہ احساس ختم ہورہا ہے کہ جو کمایا جارہا ہے حلال ہے یا حرام۔

<u>حلال لقمے کی برکات:</u> حالانکہ شریعت کی تعلیم یہ ہے کہ حلال کا لقمہ کھانا اللہ کے قریب ہونے کی اہم شرط ہے' نیک کمائی کرنے والوں کے دل نور ایمان سے منور اور ان کے قلوب ہر وقت نیکیوں کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ حرام کی کمائی اور کھانے والے سے نیکی کی توفیق ختم ہوجاتی ہے ہر وقت برے اعمال اور فسق وفجور کی طرف دل راغب اور گناہوں کے ارتکاب میں مصروف رہتے ہیں۔ قلب سکون واطمینان سے خالی ہو کر ہر وقت بے چینی اور پریشانی کی زندگی گزارنے پر مجبور ہوجاتا ہے۔ رب ذوالجلال ہم اور آپ سب کو ایسے اعمال سے بچنے کی توفیق نصیب فرمائیں جو خالق ومالک سے دوری کا سبب بنیں۔ (آمین)